بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر (۱)

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۲ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۲ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تا حال کھانسی کی شکایت ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو آج بھی خون کے دورہ کی تکلیف زیادہ رہی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کو کھیتی میاںوال بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تیسری جنگ کی نوبت نہ آنے دے

اور اگر آئے تو جماعت احمدیہ کو اس کے بد اثرات سے دُور کرنے کی توفیق دے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۴۴ء بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
میں نے گزشتہ دو خطبوں میں اس بات کا ذکر کیا تھا۔ کہ

جنگ اپنے اختتام کی طرف

آرہی ہے۔ مگر اس کے معنی صرف اتنے ہی ہیں۔ کہ توپوں اور بموں کی جنگ اختتام کی طرف آرہی ہے۔ لیکن اصل جنگ کے خاتمہ میں ابھی بہت دیر ہے۔ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جنگ توپیں چلنے اور بم پھینکنے کا نام ہے حالانکہ اصل جنگ نام ہے ان عداوتوں اور ان تنافروں اور ان حسدوں اور ان بغضوں اور ان کینوں کا جو قوموں کو آپس میں مل کر بیٹھنے نہیں دیتے۔ توپ اور بم یا ایسے ملکوں میں جہاں توپیں اور بم نہیں ہوتے۔ وہاں لاٹھیاں اور سونٹے اور پتھر وغیرہ یہ بیماری کی علامتیں ہیں۔ اصل بیماری نہیں ہیں جس طرح انسانی جسم میں کچھ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور کچھ بیماریوں کی علامتیں ہوتی ہیں اسی طرح یہ چیزیں خود اپنی ذات میں بیماری نہیں بلکہ

بیماری کی علامتیں

اور اس کو پہچاننے کے نشانات ہیں۔ ایک شخص کو درد ہو رہا ہوتا ہے۔ اور اس درد کی وجہ سے وہ کراہ رہا ہوتا ہے۔ اسے کسی پہلو قرار نہیں آتا۔ وہ بار بار کروٹیں بدلتا اور شدت درد کی وجہ سے چیخ رہا ہوتا ہے۔ اگر اسے دیکھ کر کوئی شخص یہ خیال کرے۔ کہ اس کی اصل بیماری یہ درد ہی ہے۔ تو وہ غلطی کا مرتکب سمجھا جائیگا۔ اس لئے کہ درد اصل بیماری نہیں بلکہ درد کسی جگہ خون کے اجتماع کا نام ہے یا اعصاب پر بوجھ پڑ جانے کا نام ہے۔ یا قوت جسمانی کا نظام بگڑ کر اعصاب کو کسی تکلیف کے پہنچ جانے کا نام ہے۔ اور درد ایک علامت ہے۔ جو کسی ایسی بیماری پر دلالت کرتی ہے۔ جو درد کے پیچھے موجود ہوتی ہے۔ جب تک

اصل بیماری

دُور کرنے کی کوشش نہ کی جائے گی۔ محض درد کو فرو کرنے کی کوشش بالکل عبث اور فضول ہوگی۔ مثلاً اگر کسی شخص کے پیٹ میں کوئی سُدّہ پھنس گیا ہے۔ اور اس وجہ سے اسے درد ہو رہا ہے۔ تو اس وقت اصل بیماری درد کو نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ اصل بیماری یہ ہوگی۔ کہ سُدّہ پھنسا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں اس درد کا صحیح ترین علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ کہ اس سُدّہ کو نکالنے کی کوشش کی جائے۔ جب تک اس سُدّہ کو دُور کرنے کی کوشش نہیں کی جائیگی۔ اس وقت تک خواہ کسی اور طریق سے درد کو دبانے کی کوشش کی جائے۔ بیماری کا مادہ جسم میں موجود رہے گا پھر اور وہ عارضی سبب کے دور ہونے پر نمودار ہو جائیگا۔ اسی طرح جب

انسانوں میں تنافر اور تباغض

اور کینہ اور غصہ اور جوش پیدا ہو گیا ہو۔ تو جب تک طبیعتوں میں یہ بغض اور کینہ اور حسد اور ایک دوسرے کے خلاف غیظ و غضب کا مادہ موجود رہے گا۔ اس وقت تک جنگ کا امکان بہر صورت رہے گا۔ اور اگر جنگ کو کسی نہ کسی طرح دبا دیا گیا۔ تب بھی بیماری کا اصل مادہ موجود رہیگا۔ اور اس کے متعلق ہر وقت یہ خطرہ ہوگا۔ کہ عارضی روکوں کے دور ہونے پر پھر پھوٹ کر ظاہر ہو جائے۔ اور دُنیا کو پھر تباہی اور بربادی کے گڑھے میں دھکیل دے۔ پس جب تک اس

جنگ کی بنیادی وجوہ

کو دُور نہیں کیا جاتا۔ جب تک اس بغض اور کینہ اور غصہ کو دُور نہیں کیا جاتا۔ جو اندر ہی اندر قوموں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ اس وقت تک ہتھیار چھین کر یا دباؤ ڈالکر جنگ کو بند کرا دینا محض بیماری کی ایک علامت کو دبانا ہوگا۔ اور یہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے شدت درد سے تڑپنے والے مریض کو افیون کھلا دی جائے۔ اگر ہم کسی ملک پر غلبہ حاصل کر کے اسے دبا لیتے ہیں اس کی توپیں چھین لیتے ہیں۔ اس کے بم چھین لیتے ہیں۔ اس کے ہوائی جہاز چھین لیتے ہیں۔ اس کی تلواریں چھین لیتے ہیں۔ اس کی مشین گنیں چھین لیتے ہیں۔ اس کی فیکٹریاں چھین لیتے ہیں۔ اس کی تجارت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اس کی صنعت و حرفت کو برباد کر دیتے ہیں۔ اور یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ہم نے

جنگ کے امکانات

کا کلی طور پر انسداد کر دیا ہے۔ تو ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر مریض کو افیون کھلا کر اسکی بیماری کو دبا دیتا۔ یا اسکی بے چینی کو عارضی طور پر کم کر دیتا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوگا۔ کہ مریض کو آرام آگیا ہے۔ لیکن جب افیون کا اثر کم ہوگا۔ جب عارضی علاج کے اثرات جاتے [illegible]

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر [illegible]

ایڈیٹر: غلام نبی

تو اس کی بیماری پھر عود کر آئیگی اور یا پھر اسی افیون کے نشہ میں بیمار مر جائے گا۔ اسی طرح اگر اس جنگ کے اختتام پر صرف یہ کیا گیا کہ مغلوب قوموں سے ہتھیار لے لئے گئے۔ اُن کے حقوق کو تلف کر دیا گیا اور اُن کے ساتھ ذلت اور ناانصافی کا سلوک روا رکھا گیا تو یہ صرف ایک علامت کا دبانا ہوگا بیماری موجود رہیگی اور وہ پھر کسی نہ کسی صورت میں دنیا میں ظاہر ہو کر رہیگی یہی بات دیکھ لو کیا ہندوستان سے انگریزوں نے ہتھیار نہیں لے لئے تھے۔ مگر کیا دنیا کا کوئی شخص بھی کہہ سکتا ہے کہ

انگلستان اور ہندوستان میں جنگ

نہیں ہو رہی۔ وہ ہزاروں ہزار آدمی جو کانگرسی یا انارکسٹ ہیں جو انگریزوں کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ جو انگریزوں کی حکومت کو ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں کرتے گو اُن کے پاس تلواریں نہیں ہیں۔ گو اُن کے پاس بندوقیں نہیں ہیں۔ گو اُن کے پاس توپیں نہیں ہیں۔ گو اُن کے پاس بم نہیں ہیں۔ گو اُن کے پاس ہوائی جہاز نہیں ہیں۔ مگر اُن کی لڑائی انگریزوں سے برابر جاری ہے۔ اُن کے دل کا ہر وہ خیال جو انگریزوں کے خلاف پیدا ہوتا ہے۔ اُن کی زبان کا ہر وہ لفظ جو انگریزوں کے خلاف نکلتا ہے۔ تلوار اور بندوق اور توپ اور بم کا ہی قائم مقام ہوتا ہے۔ صرف بیچارگی کی وجہ سے۔ صرف بیکسی کی وجہ سے۔ صرف کمزوری کی وجہ سے ہوائی جہازوں کی جگہ اُن کے خیال نے لے لی اور بموں کی جگہ ان کی زبان نے لے لی ورنہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اُن کی انگریزوں سے لڑائی جاری ہے۔ اور یہ خیال کر لینا کہ چونکہ انگریزوں نے ہندوستان سے ہتھیار لے لئے ہیں اس لئے یہ لڑائی بند ہو چکی ہے۔ نادانی اور حماقت ہے وہ ہال جن میں کھڑے ہو کر وہ تقریریں کرتے ہیں اور وہ چوک جن میں انگریزوں کے خلاف وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں میدان جنگ ہیں۔ صرف مجبوری

اور بیکسی کی وجہ سے میدان جنگ نے ہالوں اور چوکوں کی صورت اختیار کی ہوئی ہے۔ ورنہ اگر یہ مجبوری اور بیکسی نہ ہوتی اور یہ لوگ باقاعدہ میدان جنگ میں نکلنے کی طاقت رکھتے تو یہ بھی اُسی طرح انگریزوں سے لڑتے جس طرح اور

قومیں آپس میں برسرپیکار رہو رہی ہیں۔ پس صرف توپوں اور بموں کا کسی قوم سے چھین لینا قیام امن کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ ان

اسباب کو دُور کرنے کی ضرورت

ہوتی ہے۔ جو لڑائی کی محرک ہوتی ہیں۔ اگر

موجودہ جنگ کے نتیجہ میں بھی بعض قوموں سے بم چھین لئے گئے۔ توپیں چھین لی گئیں ہوائی جہاز چھین لئے گئے تو اس کے یہ معنے نہیں ہونگے کہ لڑائی بند ہو گئی بلکہ اسکے معنے صرف یہ ہونگے۔ کہ لڑائی کی ایک علامت کو دبا دیا گیا ہے۔ ورنہ لڑائی کا مادہ موجود رہیگا اور خطرہ ہے کہ کسی دوسرے وقت زیادہ شدت سے نمودار ہو جائے کیونکہ لڑائی تلوار کے استعمال کا نام نہیں۔ لڑائی توپ چلانے کا نام نہیں۔ لڑائی بم گرانے کا نام نہیں۔ لڑائی ہوائی جہازوں کو استعمال کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ علامتیں ہیں لڑائی کی۔ اسلئے اگر صرف ان علامتوں کو دبا دیا گیا اور لڑائی کے اصل سبب کو قائم رہنے دیا گیا تو وہی قومیں جن کو آج ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ پھر اپنے بغض اور کینہ کو نکالنے کے لئے

ایک اور جنگ کی آگ

بھڑکا دینگی۔ یہ خیال کر لینا کہ جو قومیں آج مغلوب ہونگی وہ ہمیشہ دنیا میں مغلوب ہی رہینگی نادانی ہے۔ قوموں کا عروج اور زوال ایک دوری کیفیت رکھتا ہے اور جو قوم آج غالب ہوتی ہے وہ کل مغلوب نظر آتی ہے۔ اور جو آج مغلوب ہوتی ہے۔ وہ کل غالب نظر آتی ہے آج سے چھ سات سو سال پہلے کون شخص یہ خیال کر سکتا تھا کہ انگریزوں کو کسی زمانہ میں بہت بڑی طاقت حاصل ہو جائیگی یا آج سے چھ سات سو سال پہلے کون شخص خیال کر سکتا تھا کہ امریکہ کسی زمانہ میں بہت بڑی طاقت شمار ہوگی یا آج سے بیس سال پہلے کون یہ خیال بھی کر سکتا تھا کہ روس دنیا کی ایک مضبوط طاقت بننے والا ہے۔ وہ ایک راندہ ہوا اور مردود ملک تھا۔ ساری قوموں نے اُسکو ذلیل سمجھا ہوا تھا اور وہ وہاں تک سامان بھی نہیں پہنچنے دیتے تھے مگر آج روس دنیا کی بہت بڑی طاقت سمجھا جاتا ہے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ جو قومیں اس جنگ میں گر جائینگی وہ آئندہ کبھی ترقی نہیں کرینگی اور ان کے حقوق کا فیصلہ صرف فاتح اقوام کے ہاتھوں میں ہی رہیگا۔

نادانی اور جہالت کی بات

ہے۔ طاقتور قومیں مغلوب ہوتی چلی آئی ہیں۔ اور مغلوب قومیں طاقتور بنتی چلی آئی ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کا ثبوت تاریخ کے اوراق میں موجود ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۳۱ دسمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۳۱ ماہ فتح ۱۳۲۳ھ

آج بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جب مسند پر رونق افروز ہوئے۔ تو انفرادی اور اجتماعی اصلاح کے متعلق نہایت اہم تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ دنیا میں دو بڑی تحریکیں جاری ہیں۔ ایک انفرادیت کی۔ اور ایک اجتماعی۔ انفرادیت کی تحریک کا نتیجہ تو یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں میں صوفی۔ ہندوؤں میں سادھو اور عیسائیوں میں مانکس پیدا ہو گئے۔ جو اپنے نفس کی اصلاح کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ عام لوگوں سے علیحدہ رہیں۔ اور اجتماعی امور میں شریک نہ ہوں۔ اور اجتماعی تحریک کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ جو سیاسین کہلاتے ہیں۔ اور یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ اجتماعی اور قومی فوائد کے لئے جھوٹ بولنا۔ دھوکہ دینا وغیرہ افعال بھی جائز ہیں اور انسان کو قوم کے لئے ہر بات اختیار کر لینی چاہیئے۔ خواہ انفرادی طور پر وہ کیسی ہی ناجائز ہو۔ لیکن اسلام نے ان دونوں باتوں کو ناپسند کیا۔ اور وسطی تعلیم دی ہے۔ یعنی اسلام نے انفرادیت کو اپنی جگہ پر رکھا ہے۔ اور اجتماعی کاموں کو اپنی جگہ پر۔

مثالوں سے اس امر کو واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز نفل پڑھنے کے متعلق تو یہ فرمایا کہ اس کا مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور اس سلسلہ میں فرمایا۔ اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ۔ ان میں بھی نماز پڑھا کرو۔ لیکن فرض نماز کے متعلق فرمایا۔ مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اور اس پر یہاں تک زور دیا۔ کہ ایک نابینا کو فرمایا۔ کہ اگر تمہارے گھر تک اذان کی آواز پہنچتی ہے۔ تو خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹتے آنا پڑے مسجد میں ہی آنا چاہیئے۔ نیز فرمایا جو لوگ عشا اور صبح کی نمازیں مسجد میں نہیں پڑھتے (ان نمازوں میں لوگ زیادہ تر سستی کرتے ہیں) جی چاہتا ہے۔ کہ اپنی جگہ نماز پڑھانے کے لئے کسی کو کھڑا کر کے کچھ لوگوں کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے اٹھوا کر لے جاؤں۔ اور ان لوگوں کے گھروں کو ان کے سمیت جلا دوں۔ اسی طرح اسلام نے اجتماعی طور پر چندہ دینے کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی فرض قرار دی۔ اور دوسری طرف خفیہ طور پر صدقہ دینے کی تاکید فرمائی۔ یہ انفرادی اصلاح کے لئے ہے۔

خاکسار غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ فتح ۱۳۲۳ہش بروز جمعۃ المبارک مکرم لطیف احمد صاحب طاہر ابن میاں عمر الدین صاحب کا نکاح امۃ الرشید صاحبہ بنت محبوب علی صاحب حیدرآباد دکن کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا:۔ امۃ الرشید اس خاندان سے ہے۔ جنہوں نے ہمارے ساتھ اس قسم کا تعلق رکھا ہوا ہے۔ کہ ہم ان کو اپنے خاندان کا ہی حصہ سمجھتے ہیں۔ اسلئے میں نے لڑکی کے والد کی درخواست پر نکاح کے لئے ولی بننا منظور کر لیا ہے۔ میں امۃ الرشید بنت سیٹھ محبوب علی صاحب کیطرف سے انکی نمائندگی کرتے ہوئے۔ امۃ الرشید کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر لطیف احمد طاہر ولد میاں عمر دین صاحب حال دہلی سے منظور کرتا ہوں۔

احباب سے اس تعلق کے جانبین اور سلسلہ کیلئے مبارک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ناصر احمد ...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس دنیا میں امن کے قیام کے لئے سامان جنگ کا چھین لینا یا مغلوب قوموں کو ان کے ابتدائی انسانی حقوق سے بھی محروم کر دینا قطعاً کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ صرف بیماری کی علامتوں کو دبانا ہے۔ اور بیماری کی علامتوں کو دبانا مگر اصل بیماری کا علاج نہ کرنا انسان کو ہرگز شفا نہیں دے سکتا۔ اسی طرح دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس بغض اور اس حسد کو دُور نہ کیا جائے۔ جو تمام فتنہ و فساد کی جڑ ہوتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے آتش جنگ کے شرارے دنیا کے امن کو راکھ کر دیتے ہیں۔ پس

دنیا میں امن کے قیام کے لئے

نفوس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ بغضوں اور کینوں کو دُور کیا جائے۔ اور دلوں میں محبت اور پیار پیدا کیا جائے۔ مذہبی لڑائیاں بھی آپس کے بغض اور کینہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور دنیوی لڑائیاں بھی آپس کے بغض اور کینہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ مگر لوگ غلطی سے ان سامانوں کو تو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو محض بیماری کی علامتیں ہوتی ہیں۔ مگر اصل اندرونی اسباب کو دُور کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ ہمارے ملک میں بھی مذہبی لڑائیوں کے پیدا ہونے پر بالعموم لوگ اسی قسم کے علاج سے کام لیا کرتے ہیں۔ جو عارضی تسکین کا موجب ہوتا ہے۔ مگر

حقیقی اور صحیح علاج

کی طرف ان کی نظر نہیں اٹھتی۔ جب عیسائیوں کی طرف سے اسلام کے خلاف ایک نہایت ہی گندی کتاب "امہات المومنین" نکلی۔ تو مسلمانوں نے بڑا زور اس بات پر دیا۔ کہ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ اس کتاب کو ضبط کرلے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔ کہ اس کتاب کو ضبط کرانے کا کیا فائدہ ہے۔

"امہات المومنین" کی تصنیف

تو نتیجہ ہے اس بغض اور اس کینہ کا جو عیسائیوں وغیرہ کے دلوں میں اسلام کے خلاف پایا جاتا ہے۔ وہ ایک آہ ہے۔ جو ان کے سینوں سے بلند ہوئی ہے۔ اور وہ ایسی ہی آہ ہے۔ جیسے درد سے کراہنے والا شدت درد میں آہیں بھرتا چلا جاتا ہے۔ یا کسی شخص کو جنون ہو جائے۔ تو وہ بے تحاشا گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر انسان دوسرے کے زخم کو دُور کرنے کے بغیر یا اس پر مرہم کا پھایہ لگانے کے بغیر اس کی آہوں کو دبانا چاہے۔ یا ایک پاگل اور مجنون شخص کی گالیوں کو روکنا چاہے تو وہ آہیں اور وہ گالیاں کس طرح رک سکتی ہیں۔ وہ آہیں پھر نکلیں گی پھر نکلیں گی اور پھر نکلیں گی۔ اسی طرح اگر بغیر جنون کا علاج کرنے کے کوئی شخص

ایک مجنون اور پاگل

کی گالیوں سے بچنا چاہے تو وہ بچ نہیں سکتا۔ ضرور ہے کہ اس کو گالیاں ملیں۔ اور ضرور ہے۔ کہ وہ دکھ اٹھائے۔ کیونکہ جنون کی موجودگی میں گالیوں کا ملنا ضروری ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔ کہ "امہات المومنین" کو ضبط کرانا اصل علاج نہیں ہے۔ بلکہ اصل علاج یہ ہے۔ کہ ان طریقوں کو اختیار کیا جائے۔ جن پر چل کر اس قسم کی لڑائیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور وہ طریق یہی ہے کہ جو مذہب سچا ہے۔ اسکو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ لوگوں کو دوسرے مذہب کے خلاف اسی لئے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ سنجیدگی سے غور کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔ اگر بار بار ان کے سامنے ایک سچائی کو پیش کیا جائے۔ اور انہیں کہا جائے۔ کہ اگر تمہارے مذہب میں بھی ایسی ہی سچائی پائی جاتی ہے۔ تو اس کو پیش کرو۔ تو وہ اس بات پر مجبور ہوتے ہیں۔ کہ سچے مذہب کو اختیار کریں۔ اور یا پھر دُوسری صورت ان مذہبی جھگڑوں کے انسداد کی یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ہر مذہب کا پیرو صرف اپنے اپنے

مذہب کی خوبیاں

بیان کرے۔ دوسروں پر حملہ کرنا اور ان کی عیب جینی میں مشغول رہنا ترک کر دیا جائے جب یہ طریق اختیار کیا جائیگا۔ تو اس کے نتیجہ میں اسلام کو فتح حاصل ہوگی کیونکہ جب وہ اسلام کی خوبیاں دیکھیںگے۔ اور جب وہ اپنے مذاہب کو ان خوبیوں سے بالکل خالی پائینگے۔ تو انکے دل اسلام کی صداقت پر مطمئن ہو جائینگے۔ اور وہ سمجھ جائینگے کہ ان کا مخالفت کرنا صحیح نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں وغیرہ کے مجمع میں جب اسلام کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ جب

قرآن کریم کی خوبیاں

پیش کی جاتی ہیں۔ تو بعد میں کئی ہندو اور عیسائی یہ کہتے سنے جاتے ہیں۔ کہ ہمیں پتہ نہیں تھا اسلام ایسا اچھا مذہب ہے۔ ہمیں پتہ نہیں تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ یہ کمالات پائے جاتے ہیں۔ جس کے دوسرے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ ہم اس لئے گالیاں دیتے تھے۔ کہ ہم سمجھتے تھے اسلام بہت بُرا مذہب ہے۔ اور ہم اس لئے لڑتے تھے۔ کہ ہم سمجھتے تھے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ اچھے آدمی نہیں تھے۔ پس جو چیز ان کی زبانوں اور ان کے کلموں سے نکلتی ہے۔ اس کا موجب ان کے دلی خیالات ہوتے ہیں۔ اگر ان

خیالات کی اصلاح

کر دی جائے۔ اگر ان کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر پیش کی جائے۔ اور اگر ان کی غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ تو ان کی زبان بھی اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنے لگ جائے اور ان کے قلم بھی اسی کام میں مشغول ہو جائیں۔ یہی حال حکومتوں کا ہوتا ہے اگر ان کے بغض اور اُن کے کینہ کو دُور کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بلکہ انہیں سختی سے دبا کر رکھا جائے۔ ان کے حقوق کو تلف کر دیا جائے۔ ان کی ترقی کے مواقع کو مسدود کر دیا جائے۔ اور ان کے ساتھ

ذلت آمیز سلوک

روا رکھا جائے۔ تو ان کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کہ یہ غالب اقوام موقع پا کر بڑھ گئی ہیں۔ اب یہ نہیں چاہتیں۔ کہ کوئی دُوسری قوم ان سے بڑھ سکے۔ یہ احساس ہے۔ جو اس دباؤ کے نتیجہ میں لازمی طور پر پیدا ہوتا ہے تم اس احساس کو غلط کہو یا صحیح۔ بہرحال جب تک یہ احساس موجود رہیگا۔ جب تک مغلوب اقوام کے دلوں میں یہ خیال رہیگا۔ کہ

بڑھنے والی قومیں

یہ نہیں چاہتیں۔ کہ روس کی جگہ جرمن لے لے۔ یا انگلستان کی جگہ جاپان لے لے۔ اور یہ ہمیشہ دوسروں کو دبا کر ان پر تسلط اور غلبہ قائم رکھنا چاہتی ہیں۔ اس وقت تک ہر وہ تجویز جو امن کے قیام کے لئے کی جائیگی۔ ناکام ثابت ہوگی۔ ہر کوشش رائیگاں جائیگی۔ ہر تدبیر بے اثر رہیگی۔ اور یہ خیال مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔ کہ ہماری کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور ہمیں آگے بڑھنے سے محض اس لئے روکا جاتا ہے۔ کہ اس دَور میں بعض اَور قومیں آگے نکل چکی ہیں۔ چنانچہ جب بھی غالب اقوام کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ

جنگ کے بعد

ہم فیصلہ کرینگی۔ کہ کس قوم کے کیا حقوق ہیں۔ ہم فیصلہ کرینگی کہ ان کو کیا کیا مراعات ملنی چاہئیں۔ اور ہم اس امر کی نگرانی رکھیں گی۔ کہ ان کے جائز مطالبات پامال نہ ہوں۔ تو دُوسرے الفاظ میں اس قسم کے اعلان کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ ہم مائی باپ ہیں ہم تمہارے حاکم ہونگے۔ اور تم ہمارے محکوم ہو گے۔ اور یہ وُہ بات ہے۔ جس کو دُنیا کی کوئی آزاد قوم برداشت نہیں کر سکتی۔

پس جو باتیں اس وقت علاج کے طور پر پیش کی جا رہی ہیں۔ وُہ دُنیا کے بغض اور اس کے کینہ کو اَور بھی بڑھانے والی ہیں۔ جس وقت اتحادیوں کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اس امر کی نگرانی رکھینگے۔ کہ چھوٹی چھوٹی قوموں کے حقوق کو کوئی اور قوم تلف نہ کرے۔ تو وہ حقارت کی ہنسی ہنستی ہیں۔ کیونکہ وہ الائیز کے ماتحت نہیں ہیں۔ وہ قومیں اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہیں۔ اور وہ اس قسم کے اعلان کا سوائے اس کے اور کوئی مفہوم نہیں سمجھتیں کہ دُنیا میں

غالب اقوام کی طرف سے

یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ آئندہ ہم اتالیق ہونگی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور تم ہماری زیر نگرانی رہنے والے شاگرد ہوگے اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو فتنہ و فساد کی آگ کو اور بھی بھڑکانے والی ہے۔

بس یہ علاج جو آج تجویز کیا جا رہا ہے خطرات کو بڑھانے والا اور فتنہ و فساد کی آگ کو اور بھی ہوا دینے والا ہے۔ جب تک لوگوں کے دلوں میں غیرت باقی ہے۔ جب تک لوگوں کے دلوں میں حب الوطنی کا جذبہ باقی ہے۔ جب تک لوگوں کے دلوں میں انسانی شرافت کا احساس باقی ہے۔ اس وقت تک بنی نوع انسان لازمی طور پر کسی ایسے نظام میں جکڑا جانا پسند نہیں کر سکتے جس نظام کو وہ اپنی خوشی اور مرضی سے اپنے لئے قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ یہ ایک صاف اور سیدھی بات ہے۔ اور انسانی فطرت کے اس جذبہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چاہے کوئی عیسائی ہو۔ ہندو ہو سکھ ہو۔ کوئی ہو کسی مخالف سے مخالف کے سامنے بھی یہ بات بیان کی جائے تو وہ نہیں سمجھ سکتا۔ وہ اس کو ماننے سے انکار کر سکے کہ انسان اسی نظام پر تسلی پاتا ہے۔ جس نظام کو اس نے خود چنا ہو۔ یا جس کے چننے میں اس کا ہاتھ ہو۔ دنیوی باتوں کو جانے دو۔ نماز جو ایک شرعی فرض ہے اسی کے متعلق میں نے خود بعض لوگوں کی زبان سے یہ فقرہ سنا ہے کہ جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اور نماز پڑھو تو انہوں نے اس غصہ میں کہ یہ کون ہیں ہمیں نماز کی تحریک کرنے والے یہاں تک کہہ دیا کہ جاؤ ہم نماز نہیں پڑھتے۔ نماز پڑھنی ہوگی تو ہم خود پڑھ لیں گے۔ تم کون ہو جو ہماری نمازوں میں دخل دیتے ہو۔ اب دیکھو نماز ایک ایسا فرض ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ مگر جب اس فرض کی طرف بعض لوگوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو محض توجہ دلانے پر ہی وہ بگڑ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کا میرے اور میرے خدا کے درمیان واسطہ ہے۔ اس میں کوئی دوسرا کیوں دخل دے رہا ہے۔ اگر نماز جیسی چیز پر لوگ چڑ جاتے اور غصہ میں آجاتے ہیں تو وہ ملکی نظام اپنے لئے کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ جس میں ان کا کوئی دخل نہ ہو۔ جس نظام کو جاری کرنے میں ان کا کوئی ہاتھ نہ ہو۔ اور جس نظام کے ساتھ ان کی رضامندی شامل نہ ہو۔ بلکہ دوسروں کا یہ اختیار ہو کہ وہ آئیں اور فیصلہ کریں۔ ہاں

جو نظام پہلے سے جاری ہوں

اور جن میں انسان ایک دفعہ شامل ہو چکے ہوں اس نظام کی پابندی کرنا انسان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور اس کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس کے خلاف آواز بلند کرے مثلاً ہندوستان انگریزوں کے ماتحت ہے۔ یہ بحث کرنا کہ ہندوستان پر انگریزوں نے کیوں قبضہ کیا۔ ان کا کیا حق تھا کہ وہ ہندوستانیوں پر حکومت کرتے۔ بالکل فضول اور لغو ہے۔ ہندوستان بہرحال انگریزوں کے ماتحت ہے یہ الگ سوال ہے۔ کہ وہ انگریزوں کے ماتحت کس طرح آیا۔ اس میں ہندوستانیوں کا اپنا قصور تھا۔ یا انگریزوں کا بہرحال ہندوستان انگریزوں کے ماتحت ہے۔ ہندوستان اس نظام کو قبول کر چکا ہے۔ جو انگریزی نظام ہے۔ اور جب ہندوستان انگریزوں کے ماتحت ہے۔ تو لازماً انگریزوں کو ہندوستان کے متعلق کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا پڑے گا۔ ہندوستانیوں کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ کہیں کہ انگریزوں نے ان کے ملک پر کیوں قبضہ کیا یا ان کے حقوق کا فیصلہ کرنے کا انگریز کیا اختیار رکھتے ہیں مگر آزاد حکومتیں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتیں کہ ان پر حکمرانی جتائی جائے۔ اور ان کے حقوق کے تصفیہ کے لئے یہ قومیں آگے بڑھیں اور ہمیشہ ان کو اپنے ماتحت رکھنے کی تدابیر عمل میں لائیں۔ آزاد قوموں پر ان قوانین کا جاری کرنا جو ماتحت اور مفتوح قوموں پر جاری کئے جاتے ہیں فتنہ و فساد کی نئے سرے سے بنیاد رکھنا ہے۔ اور اگر موجودہ جنگ کے بعد اس بہت بڑے نقص کو دور کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو لازماً

ایک نئی لڑائی کی بنیاد

قائم ہو جائیگی۔ اور اگر یہ قومیں خود مقابلہ کیلئے نہیں اٹھ سکینگی تو دوسروں کو لڑائی کے لئے اکسائینگی۔ دوسروں کو جنگ کے لئے برانگیختہ کرینگی اور اس طرح ایک نئی جنگ کا دروازہ کھول کر اپنے بغضوں اور کینوں کو نکالنے کی کوشش کرینگی۔ دنیا میں مظلوم کا یہی طریق ہوا کرتا ہے۔ کہ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ میں خود انتقام لینے سے قاصر ہوں۔ میرے اندر ایسی طاقت نہیں کہ ظلم کا بدلہ لے سکوں تو وہ

کسی دوسرے کو اکساکر

اپنے جذبہ انتقام کو فرو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مجھے اسی بارہ میں ایک قریب کا تجربہ ہے۔ ہم ایک دفعہ موٹر میں جا رہے تھے کہ ایک پولیس افسر نے ہمارے ڈرائیور کو دق کیا۔ میرے خیال میں بھی اس افسر کا رویہ ناجائز تھا۔ کیونکہ بعض باتیں میں نے خود دیکھی تھیں۔ اور میں سمجھتا تھا اس افسر نے دیانتداری سے کام نہیں لیا مگر ایک ڈرائیور کی یہ طاقت کہاں ہوتی ہے کہ وہ انسپکٹر کا مقابلہ کر سکے۔ پولیس افسر نے جب اسے ناجائز طور پر دق کیا تو اسے بہت غصہ آیا کیونکہ اس پر ناجائز الزام لگایا گیا تھا اور میں بھی اسباب کا گواہ تھا مگر وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا اور اپنی کمزوری کی وجہ سے اس افسر کے مقابلہ میں کچھ کہہ نہ سکا۔ کچھ دور جانے کے بعد اسی افسر نے ایک اور موٹر والے کو اسی طرح دق کیا۔ اس موٹر میں ایک کرنیل سوار تھا۔ ہم بھی اس وقت اسی جگہ سے گزر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر موٹر ڈرائیور مجھے کہنے لگا۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس جگہ موٹر ٹھہرا کر اس کرنیل سے تھوڑی دیر کے لئے بات کر لوں میں نے اسے کہا کہ تمہارا اس سے کیا واسطہ مگر وہ کہنے لگا آپ اجازت دے دیں یہ پولیس افسر اسی طرح دق کیا کرتا ہے۔ اور اس کا علاج کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ میری اجازت پر اس نے کرنیل کی گاڑی کے آگے اپنی گاڑی کھڑی کر لی جس پر اسے بھی ٹھہرنا پڑا اور پھر اس نے نیچے اتر کر کرنیل کو خوب اکسایا کہ یہ افسر اسی طرح ہر موٹر ڈرائیور کو دق کیا کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کرنیل نے منزل پر پہنچ کر پولیس افسر کو خوب گالیاں دیں۔ تو دیکھو اس نے اپنا بدلہ لیا۔ مگر اس رنگ میں کہ ایک طاقتور شخص کو اس نے دوسرے کے خلاف اکسا دیا۔ اس میں خود یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ ظالم افسر سے بدلہ لے سکتا مگر چونکہ وہ ہوشیار تھا۔ اس لئے اس نے انتقام لینے کا یہ طریق سوچا کہ کسی طاقتور شخص کو اس کے خلاف بھڑکا دوں چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اپنا انتقام اس افسر سے لے لیا۔ اسی طرح اگر اس قسم کے فساد جاری رہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمنی اور جاپان وغیرہ میں سے کوئی امریکہ سے مل جائے گا۔ کوئی روس سے مل جائیگا۔ کوئی انگریزوں سے مل جائیگا۔ اور جس طرح درباری خوشامدیوں کا طریق ہوتا ہے۔ وہ بات بات پر کہینگے کہ دیکھئے آپ کے فلاں کام میں امریکہ نے دخل دے دیا حالانکہ امریکہ کا کیا حق تھا کہ وہ اس میں دخل دیتا۔ امریکہ کو کہینگے فلاں کام میں انگریزوں نے مداخلت کر دی ہے حالانکہ انگریزوں کا کوئی حق نہ تھا کہ وہ مداخلت کرتے۔ اسی طرح کوئی پارٹی روس سے جا ملیگی اور اُسے انگریزوں اور امریکنوں کے خلاف اکساتی رہیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ فساد کی روح بڑھ جائیگی اور پھر دنیا

ایک خطرناک جنگ

کی لپیٹ میں آجائیگی۔ یہ خیال کرنا کہ اتحادی جس طرح آج مل کر لڑ رہے ہیں۔ اسی طرح ہمیشہ ان میں اتحاد رہیگا بیوقوفی کا خیال ہے اگر فتنہ و فساد کی اس روح کو کچلا نہ گیا اور مفتوح قوموں کی مختلف پارٹیاں امریکہ اور روس اور انگلستان سے جا ملیں اور ان طاقتوں کو انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف اکسانا شروع کر دیا تو ابھی ایک سال بھی نہیں گزرے گا کہ آپس میں اختلاف شروع ہو جائے گا۔ اور جب سیاسی معاملات میں حکومتوں کا آپس میں اختلاف شروع ہوتا ہے۔ تو اس وقت کچھ لوگ تو سنجیدگی سے معاملات پر غور کرتے ہیں مگر کچھ جوشیلے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اسی وقت مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ فلاں ملک کے لوگوں کی کیا طاقت ہے کہ ہمارے مقابلہ میں اٹھ سکیں۔ ہم کل تک ان کی مدد کرتے رہے تھے اور آج وہ ہمارے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپس میں سر پھٹول شروع ہو جاتی ہے۔

حقیقی امن

ہمیشہ دل کی صفائی سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جب تک ایسے طریق اختیار نہیں کئے جائیں گے۔ جو امن کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے والے ہوں گے۔ اس وقت تک محض جنگ کی علامات کو دبا دینا قطعاً کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم اس بات کے قائل ہیں۔ کہ مجرم کو سزا ملنی چاہیئے۔ ہم انجیلی تعلیم کی طرح ہرگز اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو اسکی طرف دوسری گال بھی پھیر دینی چاہیئے۔ مگر ہم اس کے ساتھ ہی اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ

سزا میں محبت کا جذبہ

ہونا چاہیئے۔ عداوت اور بغض اور کینہ سزا دیتے وقت دل کے کسی گوشہ میں بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ جب حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں سے کہا۔ کہ خدا محبت ہے۔ تو درحقیقت انہوں نے سچ کہا۔ اور انہوں نے اسی نظریہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ کہ عفو اور سزا دونوں کی بنیاد محبت پر ہونی چاہیئے۔ جب تم عفو کرو۔ تب بھی محبت اس کا باعث ہو۔ اور جب تم کسی قصور پر مجرم کو سزا دو۔ تب بھی اس کا باعث صرف محبت ہو۔ اسلام بھی یہی کہتا ہے۔ کہ تم محبت سے عفو کرو۔ یا محبت سے سزا دو۔ محبت ہی اصل چیز ہے۔ اور یہی تمہارے تمام کاموں کی بنیاد ہونی چاہیئے۔ جب تم سزا دو۔ تب بھی اصلاح مدنظر رکھو۔ اور جب تم عفو سے کام لو۔ تب بھی اصلاح مدنظر رکھو۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ (شوریٰ ع ۵) پس اسلام سزا میں بھی اصلاح کا پہلو مدنظر رکھتا ہے۔ اور عفو میں بھی اصلاح کا پہلو مدنظر رکھتا ہے۔ گویا اسلام میں عفو بھی اس وقت تک جائز نہیں جب تک جذبۂ محبت اور جذبۂ اصلاح عفو کے پیچھے کام نہ کر رہا ہو۔ ایک شخص کسی جگہ ڈاکہ ڈال کر آتا ہے۔ اور وہ اس بات کا مستحق ہوتا ہے۔ کہ اسے سزا دی جائے۔ مگر وہ افسر کی خوشامد شروع کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھے معاف کر دیا جائے۔ اس وقت اگر وہ افسر یہ جانتے ہوئے اسے معاف کر دیتا ہے۔ کہ اگر میں نے اسے معاف کیا تو یہ یہاں سے اٹھتے ہی کسی اور جگہ ڈاکہ ڈالیگا اور لوگوں کا مال و اسباب لوٹے گا۔ اور ان کی جانوں کو نقصان پہنچائے گا۔ تو اس کا

عفو بزدلی کی علامت

ہوگا۔ کمزوری کی علامت ہوگا۔ ناجائز خوشامد کا نتیجہ ہوگا۔ جس سے وہ اپنی جبلّی طبیعت کے ماتحت متاثر ہؤا۔ یہ نہیں کہا جائے گا۔ کہ اس نے جذبۂ محبت کے ماتحت عفو سے کام لیا۔ کیونکہ اس نے عفو اصلاح کی وجہ سے نہیں کیا۔ محبت کی وجہ سے نہیں کیا۔ بلکہ اس نے عفو بزدلی کی وجہ سے کیا۔ اس نے عفو خوشامد کی وجہ سے کیا۔ اس نے عفو طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے کیا۔ لیکن اگر وہ اس لئے دوسرے کو معاف کرتا ہے۔ کہ اسکی اصلاح ہو چکی ہے۔ تو اس کے متعلق بے شک یہ کہا جاسکے گا۔ کہ اس نے جذبۂ محبت کے ماتحت دوسرے کو معاف کیا۔

پس

ہماری شریعت

کا یہ حکم ہے۔ کہ عفو بھی جذبۂ اصلاح کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اور سزا بھی جذبۂ اصلاح کے ماتحت دینی چاہیئے۔ اور چونکہ جنگ کے حالات ایسی صورت اختیار کر رہے ہیں۔ جب یہ خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ اتحادی اپنی فتح اور غلبہ کے گھمنڈ میں مفتوح اقوام پر ناجائز دباؤ نہ ڈالیں۔ اور انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم کر کے ایک نئی جنگ کی بنیاد نہ رکھ دیں۔ اس لئے ہماری جماعت کو آج کل خصوصیت سے یہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اتحادیوں کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ انصاف سے کام لیں۔ اور کوئی ایسا فیصلہ نہ کریں۔ جو امن کو برباد کرنے والا یا آئندہ کسی نئی جنگ کی آگ میں دنیا کو جھونکنے والا ہو۔ ہم ذاتی طور پر بھی یہ پسند نہیں کر سکتے۔ کہ یہ جنگ ایسی صورت میں ختم ہو۔ کہ پھر ایک نئی جنگ کی ابھی سے بنیاد قائم ہو جائے۔ ہم نے اس جنگ کے لئے

بہت بڑی قربانیاں

کی ہیں۔ اور ہماری خواہش یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انگریزوں کو فتح دے۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں اس بات کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ عدل و انصاف سے کام لیں۔ اور ناجائز دباؤ ڈال کر لوگوں کے دلوں میں بغض و عداوت کی آگ کو نہ بھڑکائیں۔ جہاں تک لڑائی کا سوال ہے۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے۔ کہ جرمنی وغیرہ ظالم تھے۔ اور انہوں نے بلاوجہ جنگ کی۔ اسی بناء پر ہم انگریزوں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کے لئے ہم نے دعائیں بھی کیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہم یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ اگر وہ رویہ اختیار کیا گیا۔ جس کے آثار ابھی سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ تو یہ لڑائی جاری رہے گی۔ چاہے جرمنی اور جاپان مقابلہ میں نہ کھڑے ہوں۔ مگر اور کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں وغیرہ کو لڑائی کے لئے آگے آنا پڑے گا۔ بے شک لڑنے والے ہاتھ اور ہوں گے۔ مگر وہی بم ہوں گے۔ جو آج کل استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہی جہاز ہوں گے۔ جن سے آجکل کام لیا جاتا ہے۔ وہی توپیں اور وہی مشین گنیں ہونگی۔ جن سے آج کل ہلاکت برپا کی جاتی ہے۔ اور پھر دنیا

ایک ہولناک تباہی کے کنارہ

پر کھڑی ہو جائیگی۔ اتنی بڑی لڑائی اور اتنی بڑی خونریزی کے بعد جو موجودہ جنگ میں ہوئی ہے۔ جلد ہی دنیا کا ایک اور جنگ کے لئے تیار ہو جانا ایک ایسا خیال ہے۔ جو انسانی جسم کو کپکپا دیتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور ہمیں خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ اتحادیوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ صرف لڑائی کی علامات کو ہی نہ دبائیں۔ بلکہ لڑائی کے اسباب کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر اس جنگ کے بعد اتحادیوں نے اپنی غلطی سے لڑائی کے حقیقی اسباب کو دور کرنے کی کوشش نہ کی۔ اور مفتوح قوموں پر ناجائز دباؤ سے کام لیا۔ تو

جلد یا پندرہ بیس سال کے بعد

جب ہم میں سے بہت سے لوگ چل بسے ہونگے۔ پھر ہماری اولادوں کو ایک نئی مصیبت پیش آئیگی۔ پھر انہیں جنگ کی ہولناکیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ پھر انہیں لوگوں کے سامنے لیکچر دینے پڑیں گے۔ کہ جاؤ اور میدان جنگ میں اپنی جانیں قربان کرو۔ جاؤ اور اپنے آپ کو قوم اور ملک کی حفاظت کے لئے فنا کر دو۔ آخر وہ کیوں اپنی جانیں قربان کریں۔ اور کیوں اپنے آپ کو قتل کے لئے پیش کریں۔ اگر کسی نہ کسی رنگ میں اس قربانی سے محفوظ رہ سکتے ہوں۔ بے شک جب مصیبت سر پر آجاتی ہے۔ اس وقت ہر قسم کی قربانی کے لئے انسانوں کو تیار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اگر کسی آنے والی مصیبت کو روکا جاسکے۔ اگر حکمت عملی سے کام لیکر تباہی کے دروازہ کو بند کیا جاسکے۔ تو وجہ کیا ہے۔ کہ ابھی ایک نسل اپنی قربانی سے فارغ بھی نہیں ہوئی۔ کہ پھر

پھانسی کا پھندا

دوسری نسل کے لئے تیار ہو جائے۔ پھر گولیاں ان کے سینہ کو چھلنی کرنے کے لئے تیار ہونی شروع ہو جائیں۔ اور پھر تباہی اور بربادی ان کو اپنا لقمہ بنانے کے لئے منہ کھولے کھڑی ہو۔ پس اگر اس تباہی کو روکا جاسکتا ہو۔ تو ہمارے لئے اس کا روکنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسل اس مصیبت سے محفوظ رہے۔ اور اسے اپنی جانوں کی قربانی نہ کرنی پڑے۔ مگر یہ کام ایسا ہے۔ جس کو سرانجام دینے کی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم دوسروں کو صرف نصیحت کر سکتے ہیں۔ اور یا پھر اللہ تعالےٰ سے ہم دعا کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فضل سے فاتحین کی آنکھیں کھولے۔ ان کے دماغوں کو روشنی بخشے۔ ان کے دلوں کو ہر قسم کے بغض اور کینہ سے پاک کرے۔ اور ان کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ پھر کسی

تیسری جنگ

کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے نہ رکھ دیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بیس پچیس سال کے بعد پھر قومیں ایک دوسری سے برسرپیکار ہوں۔ اور پھر دنیا ہلاکت کے گڑھے میں گر جائے جس طرح پہلی جنگ سے اس دوسری جنگ میں بہت زیادہ خونریزی ہوئی ہے۔ اسی طرح یہ ایک یقینی بات ہے۔ کہ اگر اس جنگ کے بعد تیسری جنگ ہوئی۔ تو وہ اس دوسری جنگ سے بہت زیادہ خطرناک ہوگی۔ یہ خیال بھی کسی قوم کے افراد کو اپنے دلوں میں نہیں لانا چاہیئے۔ کہ جب ہم لوگوں سے توپیں چھین لینگے۔ تلواریں چھین لینگے۔ ہوائی جہاز چھین لینگے۔ بم چھین لینگے۔ اسی طرح ان کی فیکٹریوں اور کارخانوں وغیرہ پر قبضہ کر لینگے۔ تو اس کے بعد لڑائی کے لئے ان کے پاس کونسی چیز باقی رہ جائیگی۔ کیونکہ ایجادات کا سلسلہ دنیا میں جاری ہے۔ اور اس وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اگر ان ہتھیاروں کو چھین لیا گیا۔ تو اس کے بعد لڑائی کے لئے کسی نئی چیز کی ایجاد نہیں ہو سکیگی۔ گزشتہ جنگ میں توپوں کی کثرت تھی۔ اور خیال کیا جاتا تھا کہ اگر کسی قوم سے توپیں لے لی جائیں۔ تو وہ لڑائی کے ناقابل ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے بعد ہوائی جہاز نکل آئے۔ اور اب موجودہ جنگ میں تو فلائنگ بم کی ایجاد سے خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا کے امن کو برباد کرنے والی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک خطرناک ایجاد

ہے۔ جو بنی نوع انسان کو توپوں اور ہوائی جہازوں سے بھی بڑھ کر نقصان پہنچا سکتی ہے۔ جب آج تک ایجادات کا سلسلہ جاری رہا۔ اور جنگ کے اسلحہ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے تو کسی کو کیا پتہ کہ کل کوئی ایسی گیس نکل آئے۔ جس کا لوگوں کو علم بھی نہ ہو۔ اور وہ آناً فاناً اُن کو ہلاک کر دے۔ پس یہ بالکل احمقانہ بات ہو گی۔ اگر یہ خیال کر لیا جائے کہ فلاں ملک کو ہم نے مغلوب کر لیا ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ چند لاکھ کی آبادی ہے۔ ہتھیار اس سے چھین لئے گئے ہیں۔ اور اب وہ ہمارے خلاف لڑائی کے لئے کبھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جب دلوں میں بغض اور کینہ موجود ہو۔ اور لوگوں کے اندر یہ احساس ہو کہ ہم نے دوسری قوم سے انتقام لینا ہے تو وہ ایسے ہتھیار ایجاد نہیں کرتے جن کے کارخانے لوگوں کو نظر آتے ہوں۔ بلکہ وہ اس قسم کے ہتھیاروں کے بنانے میں مشغول ہو جاتے ہیں جن کے کارخانے نظر نہیں آتے۔ اور اس طرح باوجود ہتھیار بنانے کے وہ پکڑے نہیں جاتے پس ممکن ہے۔ جب مغلوب اقوام یہ دیکھیں کہ ہمیں ایسے ہتھیار بنانے نہیں دیئے جاتے جن کے کارخانے نظر آتے ہوں۔ تو وہ کہیں آؤ ہم ایسی گیسیں دریافت کریں کہ جو ملک کے ملک کو ایک لحظہ میں فنا کر دیں۔ پچھلی ایجادات سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں ایجادات کا وسیع سلسلہ رکھا ہوا ہے۔ پس ممکن ہے اس غصہ اور بغض اور کینہ کے نتیجہ میں کوئی قوم کسی خطرناک گیس کے تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ جو ملکوں کے ملک ایک آن میں تباہ کر سکتی ہو اور اگر ایسی گیس ایجاد ہو گئی۔ تو پھر سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا کہ ایک دن جب دنیا سو کر اُٹھے گی تو آدھی دنیا فنا ہو چکی ہو گی۔ اور آدھی دنیا خوف سے کانپ رہی ہو گی۔ پس یہ ایک خطرناک رَو ہے۔ جس کو روکنا ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے اور دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ان دنوں خصوصیت سے اسی طرح دعائیں کریں۔ جس طرح میری ہدایت کے ماتحت وہ اس جنگ کے شروع میں دعائیں کرتے رہے ہیں۔ پہلے میری ہدایت یہ تھی۔ کہ جماعت کے دوست یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انگریزوں اور اُن کے ساتھیوں کو موجودہ جنگ میں فتح دے۔ اُن دعاؤں کے نتیجہ میں یہ فتح خدا تعالیٰ کے فضل سے آ چکی ہے۔ مگر اب اس لئے یہ دعائیں کرنا نہایت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ انگریزوں اور اُن کے ساتھیوں کو ایسی فتح عطا فرمائے جس کے نشہ میں مخمور ہو کر وہ کوئی ایسی بنیاد قائم نہ کر دیں۔ جس کے نتیجہ میں پھر جنگیں ہوں۔ پھر لڑائیاں ہوں۔ پھر مصیبتیں اور آفتیں نازل ہوں۔ بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں حاصل ہیں۔ اور وہ اگر چاہے تو اپنے فضل سے اس مشکل مرحلہ کو بھی طے کر سکتا ہے۔ جہاں تک اس جنگ کے متعلق مجھے رؤیا ہوئے ہیں اور جہاں تک قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کا تعلق ہے۔ اُن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا سخت خطرہ ہے کہ اس دوسری جنگ کے اختتام پر تیسری جنگ کی بنیاد ڈال دی جائیگی۔ اور وہ تیسری جنگ اس دوسری جنگ سے زیادہ خطرناک ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ہماری دعا اُس سے یہی ہے کہ وہ لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرے۔ اور انہی دو جنگوں کو لوگوں کی اصلاح کے لئے کافی سمجھ لے۔ لیکن اگر اُس کی مشیّت کے ماتحت ایک تیسری جنگ بھی آنے والی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس وقت تک ہماری جماعت کو اتنی طاقت عطا فرما دے۔ کہ وہ آنے والی جنگ کے بد اثرات ہمیشہ کے لئے دور کر سکے۔

ایک تبلیغی جلسہ

۲۵ دسمبر بوقت پونے نو بجے شب طلبہ جامعہ احمدیہ و دیہاتی مبلغین کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت مولوی ابو العطاء صاحب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا جس میں مولوی جلال الدین صاحب قمر۔ صوفی محمد اسحاق صاحب۔ مولوی دوست محمد صاحب۔ اور مولوی محمد عثمان صاحب طلبہ جامعہ احمدیہ نے امتیازاتِ احمدیت۔ انقطاعِ عذابِ جہنم۔ عمّار کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اس کا ظہور۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مماثلت دیگر انبیاء علیہم السلام سے۔ مضامین پر اُردو میں تقاریر کیں۔ اور دیہاتی مبلغین میں سے مولوی مہدی شاہ صاحب۔ مولوی سید علی اصغر شاہ صاحب اور مولوی خورشید احمد صاحب مجاہد نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ عقیدۂ حیاتِ مسیح علیہ السلام کے نقصانات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ پر علی الترتیب پنجابی زبان میں تقاریر کیں۔ سب تقریریں دلچسپی سے سنی گئیں اور صدر کی اختتامی تقریر کے بعد ۱۱ بجے جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

دی پنجاب احمدیہ انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن

دی احمدیہ انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ ۲۶ دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں قادیان لاہور۔ پٹیالہ۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ فیروزپور۔ جالندھر۔ لائل پور۔ پشاور اور گجرات وغیرہ کے کالجوں کے طلبہ شریک ہوئے اس جلسہ میں دی پنجاب احمدیہ انٹرکالجیٹ ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔ جس کا صدر مقام متفقہ طور پر لاہور تجویز ہوا۔ ان کالجوں کے علاوہ دیگر کالجوں کے طلباء کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ ۱۵ ۱/۲ تک اپنے اپنے شہروں میں ایسوسی ایشن ہذا کی برانچیں قائم کریں۔ اور ان کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری منتخب فرما کر خاکسار کو بوقت مقررہ کے اندر مطلع فرمائیں۔

خاکسار:۔ ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے (سٹوڈنٹ) احمدیہ ہوسٹل لاہور

بزمِ حسنِ بیان کا سالانہ تقریری مقابلہ

امسال بھی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت بزم حسن بیان کا سالانہ تقریری مقابلہ ۲۷ دسمبر کو ساڑھے آٹھ بجے بعد نماز عشاء زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ عنوان تقریر امتیازاتِ احمدیت تھا جس پر مختلف مجالس کے نمایندگان نے دلچسپ اور مفید تقاریر کیں۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بلیڈر گجرات۔ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ اور پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے سی نے ازراہ نوازش ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔ آخر میں خادم صاحب نے فن تقریر کے متعلق مفید نصائح فرمائیں۔ جلسہ کے دوران میں نثار احمد صاحب پشاور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام ثاقب صاحب نے اپنی تازہ نظموں۔ اور عبد الغفار صاحب ایڈیٹر "اصلاح" نے خادم صاحب کی ایک نظم سے حاضرین کو محظوظ کیا اس مقابلہ میں اخوند فیاض احمد صاحب دار الفضل اوّل۔ ملک احمد حسن صاحب لاہور دوئم۔ اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سوئم قرار پائے آخر میں صاحب صدر نے اس مقابلہ کے اور بعض پہلے مقابلوں کے انعامات تقسیم کئے۔

تحریک جدید کا ایک نہایت ضروری اعلان

(۱) قادیان اور بیرونی جماعتوں کے بعض احباب کو یہ غلطی لگ رہی ہے۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کی میعاد ۳۱ دسمبر تھی جو گزر گئی ہے مگر یہ درست نہیں۔ ۳۱ دسمبر آخری میعاد نہ تھی۔ آخری میعاد ۷ فروری ۱۹۴۵ء ہے۔ مگر وعدہ کے بھیجنے میں آپ آخری آدمی نہ بنیں۔ بلکہ فوری اپنا وعدہ بھجوا دیں۔ خصوصاً وہ بڑی یا چھوٹی جماعتیں جن کے وعدے تاحال مرکز میں نہیں پہنچے۔ توجہ فرمائیں۔

(۲) ترجمۃ القرآن کے وعدے بھی ابھی بعض جماعتوں اور افراد کے نہیں پہنچے۔ ہر ایک جماعت نوٹ کرے کہ ترجمۃ القرآن کے وعدے وہ براہ راست حضور کے پیش کرے۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ مردوں کے وعدوں کی فہرست کے ساتھ ہی عورتوں کی فہرست بھی مکمل کر کے بھجوانا ضروری ہے نیز ترجمۃ القرآن کے وعدے کرنے والے احباب اور جماعتیں تمام روپیہ براہ راست مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اور کوپن ... ہمیں تحریک جدید کے چندہ کی طرح ترجمۃ القرآن کے چندہ کی بھی اسم وار فہرست دینا ضروری ہے۔ تا ترجمۃ القرآن کا حساب و کتاب بھی تحریک جدید کے چندہ کی طرح صحیح اور درست رہنے کے علاوہ باقاعدہ بھی رہ سکے۔ ترجمۃ القرآن کے وعدے بھی ۷ فروری ۱۹۴۵ء سے پہلے پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ضرورت

کچھ ایسے کم از کم مڈل پاس دینی معلومات رکھنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کو پڑھا سکیں نیز نماز پڑھا سکیں۔ اور مسجد کی نگرانی وغیرہ کر سکیں تنخواہ ۱۵ سے ۲۰ روپے تک معہ کھانا و رہائش ہو گی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان پنجاب۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

طبیہ عجائب گھر کی زود اثر دوائیں

روح نشاط اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔ عورتوں کے امراض رحم مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ

حب جواہر مہرہ عنبری یا **محافظ شباب گولیاں** اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید۔ یاقوت۔ بیشب۔ کہروا۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی۔ فیروزہ۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ ورق طلاء ورق نقرہ اور جدوار خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنے بیاض میں فرماتے ہیں۔ "مقوی دل و دماغ و روح و باصرہ و تریاق سموم و دافع خفقان و حزن و بواسیر و جنون و حمیٰ وبائی حصبہ (خسرہ) جدری (چیچک) امراض رحم۔ محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے"
قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

ست سلاجیت آفتابی فوائد۔ مخرج سنگ مثانہ بھی ہے گردہ۔ دافع ورم و چوٹ۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مزید حرارت غریزی۔ سوزاک۔ جریان۔ بواسیر خونی اور خشک ضعف باہ کو مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی۔ جگر اور مثانہ کو صاف کرتی اور پیشاب آور ہے۔ پٹھوں کو قوت دیتی۔ سردیوں میں بدن کو گرم رکھتی اور پرانے درد دل کو دور کرتی ہے۔ اسکی تعریف کی یہ فہرست متحمل نہیں ہو سکتی۔ آپ یقین رکھیں یہ کہ بہترین سلاجیت آفتابی اور کہیں سے نہیں مل سکتی۔ قیمت ست سلاجیت آفتابی قدرِ اعلیٰ ایک روپیہ آٹھ آنہ تولہ۔ آتشی درجہ اعلیٰ ۱۲ر تولہ آفتشی درجہ دوم چھ آنہ تولہ۔ سوم ۳ر چہارم ۲ر تولہ

سونے کی گولیاں یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سفید۔ سونٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کے جملہ امراض فاسفیٹ یوریٹ البومن شکر کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں جس نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اسکو انکی تعریف میں بیحد رطب اللسان پایا۔ نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں بیحد مفید ہیں ایک روپیہ کی پانچ

منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض۔ سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ۔ تین ماشہ ۱۲ر ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سب آرڈی نیٹ سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں سٹیشن ماسٹر گروپ کے طور پر تربیت پانے کے خواہشمند امیدواروں کی طرف سے ۲۶ جنوری ۱۹۴۵ء تک مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست کے فارم نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں کل ۲۱۰ عارضی اسامیاں ہیں۔ جن میں سے ۶۲ مسلمانوں کے لئے۔ ۱۳ اسامیاں سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے اور سات اسامیاں اچھوت اقوام کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر مسلمان امیدواروں کی پوری تعداد فراہم نہ ہو سکی۔ تو بقیہ اسامیوں کو غیر مخصوص قرار دے دیا جائیگا۔

تنخواہ ٹریننگ کے دوران میں ۱۸/- روپے ماہوار امتحان پاس کرنے کے بعد اگر ملازمت میں رکھ لیا گیا۔ تو ۶۰-۲-۵۰-۲-۳۰ کے گریڈ میں ۴۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ مہنگائی الاؤنس اور قواعد کے مطابق دیگر الاؤنس نیز رعایتی نرخوں پر اجناس خریدنے کی مراعات اس تنخواہ کے علاوہ ہونگی۔

قابلیت:۔ اگر نتیجہ کا اعلان ڈویژن وار ہو تو امیدوار کے لئے لازمی ہے۔ کہ اس نے میٹرک کا امتحان سکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ یا جونیئر کیمبرج یا اسکے مساوی کوئی اور امتحان۔ ان امیدواروں کو بھی شامل کر لیا جائیگا جو یہ ثابت کر سکیں کہ وہ محض چند نمبروں کی کمی کے باعث امتحان میٹرکولیشن میں سکنڈ ڈویژن حاصل نہ کر سکے۔

عمر:۔ امیدواروں کی عمر ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ البتہ اچھوت اقوام کے امیدواروں کی عمر اگر مذکورۃ الصدر تاریخ کو ۲۸ سال تک ہوگی۔ تب بھی انہیں شامل کر لیا جائیگا۔ مفصل کوائف معلوم کرنے کے لئے اپنے پتہ کا ٹکٹ زدہ لفافہ کمشن کے سیکرٹری کے نام ارسال کریں۔

ماضی کو دیکھئے

تو مستقبل دکھائی دے گا

مشکل ہی سے کوئی ایسی چیز ہوگی خواہ ضروریات زندگی میں سے ہو یا آرام و آسائش کی چیزوں میں سے جس کی قیمت پچھلے چار سال میں کئی گنا نہیں بڑھ گئی۔ کنٹرول کی تدبیروں نے قیمتوں کے بڑھنے کو روک دیا ہے اور بہت سی چیزوں کی قیمتیں واقعی کم بھی ہو گئیں لیکن اگر قیمتوں کو اور گھٹانا منظور ہو۔ جو نہایت ضروری ہے۔ تو کنٹرول کے علاوہ کچھ اور بھی کرنا ہوگا۔ قیمتیں گھٹانے کا بہترین طریقہ صرف ایک ہی ہے **کفایت شعاری**۔

اپنی بچائی ہوئی رقم کو حفاظت سے رکھئے۔ زمین، عمارت، جنس جواہرات اور متفرق سامان میں روپیہ لگانا محض نقصان اٹھانا ہے۔ ان کی موجودہ قیمتیں بے تحاشا بڑھی ہوئی ہیں۔ اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے جس میں ایسے اتار چڑھاؤ نہ ہوں۔ ایسی کئی مدیں ہیں۔ آپ اپنا روپیہ بیمہ پالیسی، امداد باہمی کی انجمنوں۔ بینک کے سیونگ کھاتے۔ ڈاک خانے کے سیونگ بینک اور سب سے بہتر یہ ہے کہ سرکاری قرضوں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں لگا دیجئے۔

روپیہ بچایئے

اور سمجھداری سے لگایئے

آپ کی بچائی ہوئی رقم بڑھاپے میں آپ کا سہارا ہوگی یا جنگ کے بعد آپ اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو لوگ اس وقت جمع نہیں کرتے وہ ایک سنہری موقعے کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم جنوری - تیسری امریکن فوج جرمنوں کے جنوبی بازو پر بڑے زور کے حملے کر رہی ہے - اس میں اسے کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے - بعض دستے لسبوٹن اور سینٹ ہیوبرٹ کے درمیان شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں - امریکن ٹینک دشمن پر سخت تباہی لا رہے ہیں - جرمن بھی کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں - مگر ان کے سب حملے روک لئے گئے - اتحادیوں نے دو روز کی شدید لڑائی کے بعد روشفرٹ کے اہم مقام پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن یکم جنوری - برطانی طیاروں نے بڑی تعداد میں برلین پر بم باری کی - تیرہ سو بمبار ہوائی جن کے ساتھ سات سو فائٹر بھی تھے بلجیم میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے - بہت سی ہوائی لڑائیاں ہوئیں - جن میں سے ۷۸ جرمن طیارے گرا لئے گئے - ۳۵ کا نقصان ہمیں بھی ہوا -

لنڈن یکم جنوری - روسی فوجوں نے بوڈاپسٹ کے مغربی حصہ میں تین سو مزید عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے - تین ہزار جرمن سپاہی مارے گئے - اور پانچ ہزار سے زیادہ قید کر لئے گئے - سلواکیہ میں بھی روسی فوجیں اور آگے بڑھ رہی ہیں - اور لوسنگ کے اہم مقام سے اب صرف پانچ میل دور ہیں -

ماسکو یکم جنوری - لبلن پولش کمیٹی آف برلستین نے اعلان کیا ہے کہ اس نے پولنڈ کی عارضی حکومت سنبھال لی ہے - انگلستان کی پولش کمیٹی نے اس پر اظہار ناراضگی کیا ہے -

ایتھنز یکم جنوری - کل یونان کے آرچ بشپ نے ریجینٹ کے عہدہ کا حلف اٹھایا اس تقریب پر جنرل سکوبی کے سوا کوئی برطانی افسر موجود نہ تھا -

لنڈن یکم جنوری - اٹلی میں برگا کے مقام پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا ہے -

واشنگٹن یکم جنوری - ایڈمرل نمٹس کی کمانڈ کے بمباروں نے جاپان کے جزیرہ آئیجیما پر پھر بم باری کی - ۳۲ جاپانی ہوائی جہاز منڈورا پر حملہ کرنے آئے - مگر ان میں سے ۱۴ گرا لئے گئے -

واشنگٹن یکم جنوری - بحرالکاہل کے برطانی بیڑے کے کمانڈر ایڈمرل فریزر نے ایک بیان میں کہا - کہ میں جنرل میکارتھر سے بات چیت کرنے کے لئے عنقریب فلپائن جانے والا ہوں -

کانڈی یکم جنوری چودھویں فوج کے دستے اب اے یو کے جاپانی ٹھکانے سے صرف ۸ میل دور ہیں - کچھ اور دستے مونیا - مانڈلے ریلوے کے ساتھ ساتھ برابر آگے بڑھ رہے ہیں - بعض اور دستے ریتھیڈانگ میں سرگرمی دکھا رہے ہیں

لنڈن یکم جنوری - آکسفورڈ یونیورسٹی یونین نے اپنی ممبر شپ کے دروازے عورتوں پر بند کر دیئے ہیں -

لاہور یکم جنوری - تیسری پنجاب پراونشل بیوپاری کانفرنس کا انعقاد ۶-۷-۸ جنوری ۱۹۴۵ء کو موگہ منڈی میں ہوگا - افتتاح آنریبل سردار بلدیو سنگھ وزیر ترقیات کریں گے -

دہلی یکم جنوری - نئے سال کے خطابات کا اعلان ہو گیا ہے - جنرل سر کلاڈ آکن لک کمانڈر انچیف افواج ہند کو جی - سی - بی - آنریبل سر سلطان احمد صاحب کو کے - سی - ایس - آئی ملک محمد امین خان صاحب زمیندار شمس آباد ضلع اٹک کو سر - اور ابوالاثر حفیظ صاحب جالندھری کو خان بہادر کا خطاب ملا ہے -

لنڈن یکم جنوری - خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ایک زمین دوز سرنگ کے ذریعہ جو سمندر کے نیچے سے کھودی گئی ہے جاپان کو جزیرہ کیوشو سے ملا دیا گیا ہے -

ماسکو یکم جنوری - روسیوں نے ہنگری کے شمال میں جو نئی گورنمنٹ قائم کی ہے - اس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے -

واشنگٹن یکم جنوری - امریکن ہائی کمانڈ نے ایک امریکن میجر جنرل کو فرانس سے واپس بلا کر کرنل بنا دیا ہے - اور بھی بعض افسروں کا تنزل ہوا ہے - سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس کی وجہ جرمنوں کا تازہ حملہ نہیں - بلکہ اس کا تعلق بعض پہلے کے واقعات سے ہے

لنڈن یکم جنوری - لکسمبرگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے جرمنوں کے موجودہ حملے کے شروع میں جرمن فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا کہ میں نے اس حملہ میں اپنی ساری طاقت صرف کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے - اگر اس لڑائی میں جرمن فوج کامیاب نہ ہوئی تو جرمن افواج کے نام میرا یہ پیغام آخری پیغام ہوگا - اس پیغام پر ہٹلر کی طرف سے ہملر کے دستخط تھے -

لنڈن یکم جنوری - کل صبح سویرے بلجیم میں جرمنوں نے گیلن کرشس کے علاقہ میں ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے - وہ سخت لڑائی کے بعد شہر میں گھس گئے - اور شہر کے اندر سنگینوں سے لڑائی ہوتی رہی - امریکن فوج کو کمک مل گئی - اور اس نے دشمن کو پیچھے ہٹا دیا - ہالینڈ کی جرمن فوج دریائے ماس کے علاقہ میں زبردست سرگرمی دکھا رہی ہے - کچھ دستے اس دریا کو پار بھی کر گئے - مگر اتحادیوں نے انہیں پسپا کر دیا - یہ باور کرنے کے بہت سے وجوہ ہیں کہ مارشل رنسٹڈٹ کوشش کر رہا ہے کہ اتحادیوں کا بڑا جوابی حملہ شروع ہونے سے پیشتر اس کے مشرق میں ایک اور بڑا حملہ شروع کر دے - سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ لیڈو کے تنگ راستہ کو جرمنوں کے تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے - موسم کی سخت خرابی سے فائدہ اٹھا کر جرمن نئے حملے کے لئے ضروری سامان جمع کر رہے ہیں - اور اتحادی ہوائی جہاز پوری طرح سرگرمی نہیں دکھا سکتے -

لنڈن یکم جنوری - جو جرمن فوج بوڈاپسٹ میں گھر چکی ہے - وہ باضابطہ طریق سے اور خطرہ سے بالکل بے نیاز ہو کر لڑ رہی ہے - جرمن چاہتے ہیں - کہ وہ اس شہر کو سٹالن گراڈ بنا دیں - انہوں نے ڈینیوب کے تمام پل تباہ کر دیئے ہیں - اور شہر کے ہر گھر اور باغوں کے ہر درخت کے لئے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے -

بمبئی یکم جنوری - جنوبی افریقہ میں سر شفاعت احمد خاں کی جگہ مسٹر دلیش مکھو حکومت ہند کا ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے -

لنڈن یکم جنوری - ۱۹۴۴ء پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانی اخباروں نے لکھا ہے کہ اس سال میں ہمیں شدید لڑائیاں لڑنی پڑیں - اور آئندہ سال بھی سخت لڑائیاں لڑنی پڑینگی - دشمن آسانی سے شکست نہیں کھائے گا -

لنڈن یکم جنوری - شاہ یونان نے اعلان کیا ہے کہ جب تک مجھے یونان کے عوام خوشی سے نہ بلائیں - میں یونان نہ جاؤنگا -

جنرل سکوبی نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت تک کی لڑائی میں گیارہ ہزار باغی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں -

لنڈن یکم جنوری - چند روز سے برطانیہ میں سردی بہت سخت پڑ رہی ہے - ہر طرف کہر چھایا رہتا ہے - جس کی وجہ سے بعض مقامات میں سڑکوں پر ٹریفک بھی بند ہو جاتا ہے -

لنڈن یکم جنوری - اس امر کا امکان پایا جاتا ہے کہ مغربی محاذ کی اتحادی ہائی کمانڈ کی از سر نو تنظیم کی جائے گی -

برلین یکم جنوری - روسیوں نے مشرقی محاذ پر بریسلاف کی طرف نیا حملہ شروع کر دیا ہے -

ماسکو یکم جنوری - بوڈاپسٹ میں جرمنوں کے خون کی ندیاں بہ رہی ہیں - کوچہ و بازار میں ہر طرف جرمن لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں - گلیوں کو صاف کرنے کے لئے لاشوں کو اٹھا اٹھا کر چھتوں پر پھینک دیا گیا -

کانڈی یکم جنوری - اراکان میں بوتھی ڈانگ پر ہندوستانی فوج نے قبضہ کر لیا ہے یہ جگہ بوتھیڈانگ سے تیس میل جنوب مشرق میں ہے اور دریائے مایو کا سٹیمر سٹیشن ہے - دشمن نے کوئی مقابلہ نہیں کیا - اب ہندوستانی فوجیں ہیو ریلوے جنکشن کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں - ایک دستہ اب اس جنکشن سے سولہ میل شمال مغرب میں ہے اور دوسرا ۲۸ میل -

لنڈن یکم جنوری - بوڈا میں صرف چھ میل مربع علاقہ اب جرمنوں کے پاس رہ گیا ہے - شمال میں ڈینیوب کے موڑ پر گھری ہوئی جرمن فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے شہر کے مغربی آدھے حصہ پر روسیوں کا پوری طرح قبضہ ہو چکا ہے -

ایتھنز یکم جنوری - شہر کا تمام جنوب مشرقی علاقہ باغیوں سے صاف کر دیا گیا ہے صرف کہیں کہیں چھپ چھپ کر گولیاں چلانے والے اکا دکا باغی موجود ہیں - آرچ بشپ نئی حکومت بنا رہے ہیں - اور آپ نے باغیوں سے اپیل کی ہے کہ ہتھیار ڈال دیں اور پر امن فضا پیدا کریں

لنڈن یکم جنوری - اٹلی میں جرمنوں نے پانچویں فوج کے محاذ پر حملہ کر کے جن مقامات پر قبضہ کیا تھا - ان میں سے بعض میں سے ان کو نکال دیا گیا ہے - برگا کے شمال میں ایک اور گاؤں جرمنوں سے چھین لیا گیا ہے -